تعارف وتبصرہ:

تذکرۃ القراء

قاری احمد میاں تھانوی*

تذکرۃ القراء، ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی (مصنف)، ادبی دائرہ اعظم گڑھ، انڈیا، سن اشاعت: ۲۰۱۲ء، صفحات: ۲۱۶، قیمت: ۱۲۳ ہندوستانی روپئے۔

علم قراءت ایسا علم ہے جس سے قرآنی کلمات کو بولنے کی کیفیت، ان کو ادا کرنے کا متفقہ اور مختلف فیہ طریقہ ہر ناقل کی وجہ (قراءت) کی نسبت کے ساتھ معلوم ہو جاتا ہے۔ حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے:

" القراء ة سنة يأخذها الآخر عن الأول فاقرء وا كما عُلِّمتُمُوهُ". (۱)

''قراءت ایک ایسی سنت ہے جس کو ہر دوسرا پہلے سے حاصل کرتا ہے، لہذا اسی طرح پڑھو جیسے تمھیں سیکھایا گیا ہے۔''

قرآن مجید مختلف قراءتوں کے ساتھ نازل ہوا۔ چنانچہ مختلف روایات اور احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قراءات کو پڑھا ہے اور صحابہ کرام ؓ کو تعلیم فرمایا ہے۔ جیسا کہ صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں مروی حضرت عمر بن خطاب ؓ اور حضرت ھشام بن حکیم ؓ کے واقعہ میں یہ بات صراحۃً مذکور ہے کہ حضرت عمر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شکایت پیش کی کہ ھشام بن حکیم ؓ اس قراءت کے برخلاف پڑھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے:

"انّی سمعتُ هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها ."

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے سننے کے بعد فرمایا: "كذلك أنزلت." یعنی اسی طرح نازل ہوئی۔ اس حدیث کے الفاظ میں یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت عمر نے تعلیم قراءات کا ذکر کیا ہے، عمومی طور پر تعلیم قرآن کا ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ پوری عبارت میں مونث کے صیغے اسی لئے استعمال کیے گئے ہیں۔ اور حضرت عمر کے یہ الفاظ بالکل واضح ہیں:

"فقرأ ت القراء ة التی أقرأنی". (۲)

* رئیس قسم القراءات جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور، پاکستان

''میں نے وہ قراءت پڑھی جو مجھے آپ ﷺ نے پڑھائی تھی''۔

مذکورہ واقعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے قرآن مجید کی مختلف قراءتوں کو نہ صرف خود پڑھا ہے بلکہ صحابہ کرام کو بھی مختلف قراءتوں کے ساتھ تعلیم دی ہے۔اور یہ تعلیم وتعلم اور تلقی عن افواہ المشائخ کا سلسلہ اسی تواتر کے ساتھ آج بھی قائم ودائم ہے۔اور امت میں قراء کرام کی ایک کثیر تعداد ہے جو اس علم کی آبیاری میں لگی رہی ہے ،اوران قراء کے حالات ،طبقات اور علمی کارناموں پر مشتمل سوانح نگاری اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے۔

تذکرۃ القراء کے موضوع پر عربی زبان میں تو بہت سی عظیم کتب دستیاب ہیں مگر اردو زبان میں بہت کم لوگوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اردو کے ذخیرہ میں صرف چند کتب دستیاب رہی ہیں تذکرہ قاریان بہت ناپید ہے جو اردو میں قراء کی تاریخ پر بہت بڑا کام ہے قراء سبعہ کے حالات میں گذشتہ صدی میں قاری محی الاسلام عثمانی پانی پتی نے اپنی کتاب شرح سبعہ میں مختصر سا تعارف قراء سبعہ کا بیان کیا ہے انکے بعد قاری فتح محمد رحمۃ اللہ تعالی نے اپنی شاطبی کی شرح عنایات رحمانی میں قراء سبعہ کے حالات پر روشنی ڈالی ہے اسی طرح قاری ابوالحسن اعظمی نے اپنی کتاب علم قراءات اور قراء سبعہ میں بالاختصار اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

عصر حاضر میں اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ایک مفصل کتاب قراء سبعہ کے حالات پر مرتب کی جائے اللہ تعالی جزائے خیر عطاء فرمائے ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کو انہوں نے ایک مدلل مکمل تاریخ قراء سبعہ کو یکجا جمع کردیا ہے کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بلا امتیاز تاریخی حقائق کو جمع کردیا ہے۔عام مصنفین کی طرح صرف تعریفی وتوصیفی واقعات کو ذکر نہیں کیا بلکہ ناقدین کی آراء کو بھی شامل کیا ہے خصوصا امام احمد بزی کی روایت تکبیر اور امام حفص کا ضعف فی الحدیث کے باب میں مختلف آراء کو ذکر کرنا ایک اچھی کاوش ہے محقق کا غیر جانبداری سے حقائق کو بیان کرنا ہی اسکی تحقیق کو جامع بنادیتا ہے۔

اعظمی صاحب امام حمزہ کے حالات میں ایک روایت ذکر کرتے ہیں کہ امام حمزہ نے سو سال امامت کرائی پھر لکھتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ انکی تو عمر بھی سو سال نہیں ہوئی یہ حقیقت ہے امام حمزہ کی تو عمر صرف چھہتر سال ہوئی سن ۸۰ھ انکا سن ولادت ہے اور ۱۵۷ھ سن وفات ہے اسی طرح کا ایک واقعہ امام کسائی کے حالات میں لکھا ہے کہ امام ابن ذکوان نے امام کسائی سے استفادہ کیا ہے مگر بعض تذکرہ نگار انکار کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے جبکہ خود ابن ذکوان انکا اعتراف کرتے ہیں کہ میں چار ماہ امام کسائی کے ساتھ رہا ہوں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ افادہ واستفادہ کے لئے طویل المدت قیام ضروری نہیں ایک ملاقات میں بھی بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے البتہ اعظمی صاحب کی اس کتاب میں جہاں قراء سبعہ اور انکے روات کے حالات بیان

کیے گئے ہیں وہاں ان قراءات وروایات کے مشہور طرق پر بھی روشنی ڈالی جاتی تو شاید مناسب ہوتا تاکہ ان قراء سبعہ کی فنی خدمات کا تسلسل آگے بھی قائم نظر آتا بہرحال مجموعی طور سے یہ ایک عمدہ کوشش ہے اور امید ہے کہ اعظمی صاحب کا یہ سفر اسی طرح آگے جاری رہے گا اور اردو میں مشاہیر قراء کے حالات پر تشنگان فن تجوید وقراءات کی پیاس بجھانے کا سامان ہوتا رہے گا۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) **ابن مجاہد**: کتاب السبعۃفی القراء ات ،ص ۴۹، **نیز ابن تیمیہ**: مقدمۃ التفسیر ،ص ۴۰۴، **نیز ابن الجزری**: النشرفی القراء ات العشر ،۱/ ۱۷

(۲) **البخاری**:الجامع الصحیح،۲/ ۷۴۷،باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف